REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۹ — شمارہ ۱۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

۱۶ر جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ — ۳ر شہادت ۱۳۵۹ ہش — ۳ر اپریل ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ موٴرخہ ۲۴/۳ کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴/۳ سیدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ دردِ سر ناساز ہے احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمادیں۔

قادیان ۳۱ امان (مارچ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے پَیر کا پلستر نکال دیا گیا ہے۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسۂ یومِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ:- جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۳ر مارچ - آج بروز اتوار صبح ٹھیک ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی زیرِ صدارت جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام اپنی پوری شان کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی کی سماعت کے لئے احباب و مستورات ۸ بجے قبل از وقت مسجد میں تشریف لے آئے تھے۔ چنانچہ وقتِ مقررہ پر اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدرِ مجلس نے فرمایا کہ آج کا دن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور جس طرح قوموں میں بعض خوشی کے دن ہوتے ہیں، جماعتِ احمدیہ میں بھی ایسے خوشی کے ایام ہیں۔ اس لئے ان ایام کو پوری اہمیت دے کر اجلاسات کی کارروائی کو گوشِ ہوش سے سننا چاہیئے۔ اور اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھنا چاہیئے۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "یومِ مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ر مارچ کی اہمیت اور اس کا پس منظر"۔ مقرر موصوف نے دورانِ تقریر بتایا کہ آج کے دن ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت ہوئی۔ اور آج کا دن اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ نور جو چودہ سو سال قبل دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آیا تھا اس میں روشنی کچھ کم ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوبارہ اس نور کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آج کے دن اسی اہم مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام" کے زیرِ عنوان فرمائی۔ آپ نے آیاتِ قرآنیہ "هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" (الصف) اور "وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" (الجمعہ) تلاوت فرمانے کے بعد بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام و منصب ان آیات میں، تمام ادیان پر اسلام کا غالب کرنا اور حدیثِ نبویؐ کہ اگر ایمان ثریّا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اس کو لا کر دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا کے مطابق اسے دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے۔ اسی طرح آپؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں۔ نیز آپ موعود اقوامِ عالم ہیں۔ اور جری اللہ فی حُلل الانبیاء ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ آپؑ ہی کے مبارک وجود سے پوری ہوئی۔

اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" مقرر موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا کارنامہ تجدیدِ دین تھا۔ آپؑ نے براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب تحریر فرما کر تمام ادیانِ عالم کو یہ دعوتِ عام دی کہ اس کے مضامین و دلائل کا پانچواں حصہ ہی اپنی الہامی کتب سے پیش کریں اور دس ہزار روپیہ کا انعام لیں لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں آپؑ نے مسلمانوں کے غلط عقائد کی اصلاح کی۔ مثلاً حیاتِ مسیحؑ۔ نسخ فی القرآن۔ ختمِ نبوت کی حقیقت۔ جہاد بالسیف وغیرہ۔ حضورؑ کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپؑ نے ایک فعّال جماعت قائم کی جو خدمت و اشاعتِ اسلام اور فدائیت و ایثار میں صحابہؓ کے مشابہ ہے۔ اسی طرح آپؑ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا قیام عمل میں آیا۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیرِ عنوان "جماعتِ احمدیہ کا شاندار مستقبل" فرمائی۔ آپ نے الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام "I shall give you large party of Islam." کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک عظیم جماعت کے قیام کا وعدہ فرمایا تھا۔ اسی طرح آپؑ کو الہامات میں زارِ روس کا عصا دیا گیا۔ مکہ کی گلیوں میں احمدی بکثرت دکھائے گئے۔ اور پھر موعود فرزند کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ بھی پورا فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ چنانچہ آپؑ کے موعود فرزندؓ حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری فرمودہ تحریکِ جدید کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ آج جماعت ترقی کرتے ہوئے دنیا کے تمام کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ پھر اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرمایا ہے کہ اگلی صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کا مستقبل بہت ہی روشن اور شاندار ہے۔ اور نئی نسل پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام بیادِ حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم شاہ دین صاحب (پاکستانی مہمان) نے اپنی پنجابی نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدرِ مجلس نے اختتامی صدارتی خطاب میں فرمایا کہ الٰہی نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امتِ محمدیہ میں مہدی اور مسیح نے آنا تھا۔ اور وہ اپنے وقت پر مبعوث ہوگیا۔ آپؑ کا مقام اور آپؑ کی بعثت کوئی معمولی بعثت نہیں۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ڈاکٹر صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ شہادت ۱۳۵۹ ہش

جماعتی شیرازہ بندی کے تقاضے

عموماً دیکھا گیا ہے کہ موسم برسات میں بیشتر مقامات پر آنے والے تباہ کن سیلاب اور قیامت خیز طغیانیاں، قریبی دریاؤں اور نہروں کے اُن مضبوط و پائیدار پُشتوں کے ٹوٹ جانے کا نتیجہ ہوتی ہیں جو آہنی سلاخوں، سیمنٹ، ریت اور کنکریٹ کی مدد سے تعمیر کئے گئے ہوتے ہیں۔ ابتداءً ایسے ہی کسی پُشتے میں کسی معمولی سی فنی خامی کے باعث یا اس کے اجزائے ترکیبی کے تناسب میں کسی نوع کی کوئی کمی بیشی واقع ہو جانے کی بنا پر ایک برائے نام سی درز رُونما ہو جاتی ہے جس میں سے پانی کی ایک قلیل ترین مقدار رِس رِس کر بنیاد میں جذب ہونے لگتی ہے۔ اگر اس درز کو یونہی چھوڑ دیا جائے تو کچھ عرصہ بعد وہ ایک قدرے بڑے شگاف کی صُورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ بظاہر اس معمولی سے نظر آنے والے شگاف کو بپھرتے اور جوش مارتے ہُوئے پانی کے تیز و تند تھپیڑے وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ پانی کے اِن زبردست اور پیہم طمانچوں کی تاب نہ لا کر یک لخت پُورا پُشتہ ہی اُس کی تُند و تیز رَو میں بہہ جاتا ہے۔ اور پھر نتیجہ ـــــ؟ ظاہر ہی ہے کہ بڑا بھیانک اور انتہائی ہولناک ہوگا۔! سینکڑوں بھرے پُرے دیہات پل بھر میں زیر آب آجاتے ہیں۔ ہزاروں بیش قیمت انسانی جانیں لقمۂ اجل بن جاتی ہیں۔ لاکھوں مویشی سیلاب کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اور کروڑہا روپوں کی لہلہاتی فصلیں چشم زدن میں یوں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں کہ پُوری قومی معیشت برسہا برس کے لئے مفلوج و ناکارہ ہو کر رہ جاتی ہے ـــــ!!

بعینہٖ کچھ ایسی ہی صورتِ حال انسانی معاشرے کی اس عمارت کی بھی ہے جو افرادِ معاشرہ کے دِلوں میں موجزن ایک دُوسرے کے تئیں بے لوث خدمت اور قُربانی و ایثار کے مخلصانہ جذبات کی بُنیادوں پر استوار ہوتی ہے۔ باہمی ربط اور اتحاد و اتفاق کے رِشتے اُس کے پُشتوں کو مضبوط و پختہ بناتے ہیں۔ اور آپسی ہمدردی و خیر خواہی کے پاکیزہ خیالات اس عمارت کو حُسن و جاذبیت عطا کرتے ہیں ـــــ

مگر ـــــ جہاں کہیں دِلوں میں ذاتی جلبِ منفعت اور مفاد پرستی کا مَیل آجانے کی وجہ سے اس بلند و بالا اور مضبوط و مستحکم عمارت کی تعمیر میں ایک ذرہ برابر رخنہ پیدا ہُوا، وہیں سے مخالفت کے ہمہ گیر بپھرتے ہوئے طوفان اور حوادثِ زمانہ کے تیز و تُند تھپیڑے اس پر اپنی یورش شروع کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں باہمی اختلاف کی شکل میں رُونما ہونے والا یہ شگاف وسعت پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ایسی خطرناک خلیج کی صُورت اختیار کر لیتا ہے کہ ایک پُرسکون اور خوشیوں سے معمُور ہنستے کھیلتے معاشرے کا پورا وجود ہی خس و خاشاک کی مانند اس کے تیز و تُند دھاروں میں بہہ جاتا ہے۔

اِسلام چونکہ بذاتِ خود ایک مکمل اور جامع مذہب ہے اس لئے وہ ایک ایسے متحد و مجتمع معاشرے کے قیام کا علَم بردار ہے جو اجتماعیت کے تمام تقاضوں پر پُورا اُترتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اِس موضوع پر پُوری شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے وُہ اسلامی اخوت و مساوات کے انقلاب آفریں پیغام کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے لذیذ و شیریں ثمرات کی نشاندہی کرتے ہُوئے فرماتا ہے:-

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ:- (اے مسلمانو!) اللہ کا احسان جو اُس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایکدوسرے کے دُشمن تھے۔ اس نے (اسلامی اخوت اور رُوحِ اجتماعیت کے ذریعہ) تمہارے دِلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ جس کے نتیجہ میں تم اُس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

باہمی اخوت و مساوات اور بے لوث خدمت و ہمدردی سے مملو مخلصانہ جذبات کی اس مضبُوط سِلک میں منسلک کرنے کے بعد اسلام ایک مومن اور مُسلمان کو اس ضمن میں کتنے بلند مقام پر دیکھنے کا متمنی ہے اس باب میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی ملاحظہ فرمائیے:-

تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى (بخاری)

ترجمہ:- باہمی ہمدردی، محبّت اور شفقت کے اٹوٹ رشتوں میں منسلک ہونے کے باعث تُو تمام مومنوں کو ایک ایسے جسم کی مانند پائے گا جو اپنے کسی بھی عضو کو معمولی سی تکلیف لاحق ہونے پر بوجہ بے چینی و شب بیداری بخار کی جانگسل تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

پھر اسلامی اخوت و محبت کے اِن گہرے اور اٹوٹ رِشتوں کو دوام بخشنے کے لئے اسلام یہ بہترین اور انتہائی پیارا اُصول ہمارے سامنے رکھتا ہے کہ:-

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (الحجرات: ۱۱)

ترجمہ:- یاد رکھو! مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے۔ پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے ہوں صُلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔

الغرض متذکرہ بالا ان ہر سہ اُصولی اور زریں ہدایات کے ذریعہ اسلام ہمیں یہ تاکید کرتا ہے کہ اوّل تو آپسی محبّت و اخوت کے مضبُوط و مخلصانہ قلبی تعلقات کے حصار میں محصُور ہونے کے نتیجہ میں تمہارے اندر کوئی اختلاف رُونما ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن بفرضِ محال اگر کبھی اس قسم کا کوئی ناپسندیدہ واقعہ رُونما ہو بھی جائے تو یہ ذمہ داری معاشرے کے تمام دیگر افراد پر عائد ہوتی ہے کہ وہ عدل و انصاف اور تقویٰ و خشیتِ الٰہی کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے فوری طور پر اس معمولی سی بھی اختلافی دراڑ کو پاٹنے کی کوشش کریں۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بظاہر انتہائی معمولی نوعیت کی دکھائی دینے والی یہ درز اُن کی غفلت و بے اعتنائی کے نتیجہ میں پُورے معاشرے کے متحد و مجتمع شیرازے کو مُنتشر و پراگندہ کرنے کی موجب بن جائے۔

اِسلامی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ بحیثیتِ جماعت مُسلمان جب تک اِن احکامات پر کاربند رہے اُن کی صفوں میں اتحاد رہا۔ اور وہ "بُنیانٌ مرصوص" بن کر ہر لحظہ دُشمنانِ دینِ متین کے سامنے ایک فاتحانہ شان کے ساتھ سینہ سپر رہے۔ مگر جوں جوں اِس اہم پہلو کی جانب سے غفلت و بے توجہی برتی جانے لگی؛ اِسلامی معاشرہ ضُعف و اضمحلال کا شکار ہوتا چلا گیا۔ اور "نوبت بایں جا رسید" کہ اِسلام کا متحد و مربوط شیرازہ آج باہمی انتشار و پراگندگی کے باعث "هَبَاءً مَنْثُورًا" ہو کر خود اُمتِ مسلمہ کے وجود کے لئے ایک خطرے کی علامت بن چکا ہے۔

دُنیائے اسلام کا یہ دلدوز المیہ اپنے اندر ہمارے لئے عبرت و موعظت کے بہت سے روشن اسباق لئے ہُوئے ہے۔ خصوصاً موجودہ دَور میں عالمی سطح پر مخالفین کی طرف سے ہمارے جماعتی وجود کو بزعمِ خود صفحۂ زمین سے نابُود کر دینے کے لئے جو خطرناک سازشیں اور ناپاک کارروائیاں رُوبعمل لائی جا رہی ہیں، ان تمام مسموم تدابیر کا مقابلہ ہم اسی صُورت میں کر سکتے ہیں جب ہماری جماعتی صفوں میں مکمل اتحاد اور اتفاق ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ یکجہتی و یگانگت تبھی برقرار رہ سکتی ہے جب جماعت کے تمام افراد باہم محبّت و اخوت کے مضبوط اور مربوط رشتوں میں منسلک اور ایک دُوسرے کے تئیں بے لوث ہمدردی اور حقیقی خیر خواہی کے پاکیزہ جذبات سے سرشار ہوں۔ پس ہمیشہ یاد رکھئے کہ ہمارے لئے یہ لمحے بہت نازک ہیں اور ان کی غایت درجہ نزاکت کے پیشِ نظر ہمیں چاروں اطراف سے پہلو بچاتے ہوئے نہایت ہی محتاط رنگ میں پھونک پھونک کر قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصانیف و تقاریر میں متعدد مواقع پر مختلف بصیرت افروز اور انتہائی دلنشین پیرایوں میں ہمیں اِس اہم پہلو اور وقت کے عظیم ترین تقاضے سے آگاہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی ایک مقام پر آپؑ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسے پُوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں سُنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اُس سے اخلاص سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اُس کے لئے دُعا کرے، محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جائے اِس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خُدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض، بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دُوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ...... یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خُدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق یعنی نعمتِ اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُن کو مِلی۔ اِسی طرح پر خُدا تعالیٰ نے یہ سِلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا..... دیکھو ایک دُوسروں کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دُوسرے کے دِل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سِلسلے منقطع ہو گئے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

[illegible]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اجتماعی دورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود آباد کا دورہ ختم کرنے کے بعد ۱۸۔ فروری ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر مع قافلہ ناصر آباد تشریف لائے۔ اس سفر میں حضور کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی البتہ کبھی کبھی سفر کی کوفت کی وجہ سے ضعف اور دانتوں میں درد کی تکلیف ہو جاتی رہی احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اہم مقاصد دینیہ میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ اس سفر میں ۱۶ سے ۲۰ فروری تک محمود آباد اور ناصر آباد میں حضور کی مصروفیات کا مختصر روداد پیش ہے

۱۶ فروری کو مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور جو حضور کے ساتھ محمود آباد تشریف لائے تھے حضور سے اجازت لے کر واپس کراچی چلے گئے۔ مقامی اور بیرونی جماعتوں کے کئی احباب حضور کی ملاقات کو حاضر ہوئے جن میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بھی شامل ہیں۔ حضور نے مکرم چوہدری صاحب کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ازاں بعد حضور ایدہ اللہ کوٹھی سے باہر آموں کے باغ میں تشریف لے گئے ... آم کے پودے لگائے ... دیکھ بھال کرنے نیز قدرت کے اس حسین اور مفید عطیہ سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے بارہ میں باتیں کرتے رہے اس روز ملک کے بعض حصوں میں سورج گرہن تھا۔ حضور گذشتہ روز اجتماعی ملاقاتوں کے دوران ایک دوست کے سوال کے جواب میں اس کے متعلق یہ فرما چکے تھے کہ حکومت پاکستان کی جو ہدایات ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ دی جا رہی ہیں دوست اُن پر عمل کریں بچوں کو باہر نکلنے نہ دیں۔ بڑوں کو بھی دیکھنا نہیں چاہیئے اس سے آنکھوں کی بینائی متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سورج گرہن کے پیش نظر حضور نے معمول سے ذرا پہلے پونے ایک بجے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ساڑھے پانچ بجے شام حضور بمعہ افراد خاندان محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی دعوت پر اُن کے فارم پر تشریف لے گئے۔ حضور نے یہاں اپنے ہاتھ سے آم کا پودا لگایا۔ محترم میاں صاحب نے اپنے فارم کا نام فضل محمود رکھا ہوا ہے جو محمود آباد کے قریب واقع ہے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی حضور نے اپنی قیام گاہ پر پڑھائیں نمازوں کے بعد ایک بزرگ نے پچھلی صفوں سے کہا حضور میں معانقہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضور نے خود آگے بڑھ کر اُن سے معانقہ کیا اور خیریت دریافت فرمائی۔ یہ بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے جن کا نام عبد العزیز صاحب ہے انہوں نے ۱۹۰۶ء میں بیعت کی تھی۔

۱۷۔ فروری کو ساڑھے گیارہ بجے سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے انفرادی ملاقاتیں ہوتی رہیں اور پھر ساڑھے بارہ بجے سے اجتماعی ملاقات شروع ہوئی۔ مقامی جماعت کے قریباً دو سو افراد نے اپنے صدر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور مصطفیٰ آباد فارم کے ایک سو سے زائد احباب نے مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب صدر جماعت کی سرکردگی میں اکٹھے حضور سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

خدا کا حقیقی عبد

اس موقعہ پر حضور نے زمیندار احباب کو زمین کی تیاری، کھاد اور اس کی بہتر قسموں نیز اچھی سے اچھی فصل حاصل کرنے کے بارہ میں مختلف طریقوں کے بارہ میں بہت ہی مفید مشورے دیئے نیز فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین ہمارے لئے ایسی چیزیں پیدا کرتی ہے جن سے نہ صرف ہم جسمانی طور پر بلکہ اخلاقی اور روحانی طور پر بھی ترقی کر سکتے ہیں ... حقیقت کو نہیں سمجھتے اور وہ آسمانی رفعتیں حاصل کرنے کی بجائے زمین کی طرف جھک جاتے ہیں حالانکہ انسان مٹی بننے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ مٹی سے ترقی کرتے ہوئے خدا کا عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسان کو ایسی اعلیٰ اور اکمل تعلیم دی ہے جس کا ہر حکم وحشی کو انسان بنا دیتا ہے اور انسان کو با اخلاق انسان بنا دیتی ہے اور با اخلاق سے باخدا انسان بنا دیتی ہے۔ فرمایا ہم تو اس خدا پر ایمان لاتے ہیں جس نے ہمارے لئے دنیا میں سب کچھ پیدا کر دیا۔ پس خدا کی دی ہوئی چیزوں میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے جو لوگ خدا کی راہ میں قربانی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا ہے اور غیر معمولی ترقی عطا کرتا ہے۔

خدا ترسی اور حسن اخلاق

حضرت صاحب نے احباب کو یہ تلقین فرمائی کہ وہ خدا تعالیٰ کے سارے احکام بجا لائیں اور کسی بھی حکم کی نافرمانی نہ کریں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ جب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی نافرمانی سے خوفزدہ ہیں تو پھر کسی ماں نے وہ کون سا بچہ جنا ہے جو یہ کہہ سکے کہ وہ خدا کی نافرمانی کر کے عذاب الٰہی سے بچ سکتا ہے۔ فرمایا دنیا میں اگر کوئی انسان دھوکا یا چالاکی کرے سمجھتا ہے وہ بچ جائے گا تو ہو سکتا ہے دنیا میں انسانی سزا سے وہ بچ جائے لیکن اسے خدا کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اس لئے دوستوں کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اپنے تعلقات کو خوشگوار بنائیں، دنیوی معاملات میں دیانت داری کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بنی نوع انسان کے دکھ درد کو دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں، ہر ایک سے محبت اور پیار کریں اور کسی سے دشمنی نہ رکھیں اپنے ... اخلاق سے وہی معاشرہ قائم کریں جو مسلمانوں نے قرون اولیٰ میں قائم کیا تھا۔

ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جب یہ بابرکت اور ایمان افروز مجلس اختتام کو پہنچی تو سبھی احباب خوش تھے کہ انہیں پانچ دس سال کے بعد اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح کو اتنے قریب سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ کے روح پرور ارشادات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ایک دوست جنہوں نے ابھی ابھی بیعت کی ہے حضور سے معانقہ کی خواہش میں ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ حضور نے فرمایا معانقہ تو آپ ضرور کریں لیکن اس طرح ہاتھ جوڑ کر عرض کرنا ایک غیر اسلامی طریق ہے۔ آئندہ ایسا نہ کریں۔

اس اجتماعی ملاقات کے دوران حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے کوٹھی کے اندرونی صحن میں محمود آباد اور مصطفیٰ آباد فارم کی قریباً تین صد خواتین اور بچیوں کے اجتماع سے ملاقات فرمائی اور مستورات کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

ڈیڑھ بجے نماز ظہر کا وقت تھا لیکن بعض احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انفرادی ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع ہو گیا جو نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور نے ۲ بجے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے لئے حضور مسجد میں تشریف لائے اور نمازوں کے بعد ایک گھنٹہ تک احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے بیش قیمت ارشادات اور زریں نصائح سے نوازا۔

مرد اور عورت میں حقیقی مساوات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرد اور عورت کی تخلیق، معاشرہ میں اُن کا تناسب اور اسلام نے تعدد ازدواج کا جو حکم دیا ہے اس کی حکمت بیان کرنے کے بعد فرمایا انسانی معاشرہ میں جب تک مرد اور عورتیں دونوں مل کر کام نہ کریں اس وقت تک خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی اس لئے اسلام نے کہا ہے کہ جہاں تک انسانی طاقتوں اور صلاحیتوں اور ان کی نشو و نما کا تعلق ہے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے اور روحانی طور پر ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سوال ہے، مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔

مردوں اور عورتوں کی مساوی ذمہ داری

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت کے ہر فرد کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں وہ اپنی مرضی سے داخل ہوئے ہیں اور اس طرح انہوں نے بنیادی طور پر یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کریں گے، وہ اپنی زندگی میں ایسا جذبہ پیدا کریں گے اور حسن اخلاق کا ایسا عمدہ نمونہ پیش کریں گے

کہ لوگ خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ دنیا اس وقت ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کو ہلاکت سے بچانے کی ذمہ داری جیسی مردوں کی ہے ویسی عورت کی ہے اور یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ہم نے نسلاً بعد نسلٍ یہ جہاد کرنا ہے ساری دنیا کے مرد مل کر بھی غلبۂ اسلام کا کام نہیں کر سکتے جب تک عورتیں بھی اس جہاد میں اپنا حصہ کردار ادا نہ کریں اور وہ یہ ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں فرمایا میں بچوں سے پیار کرتا ہوں اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ انہی بچوں نے آگے چل کر اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا بوجھ اٹھانا ہے۔ آج جماعت پر جتنا بوجھ ہے کل اس سے بھی زیادہ بوجھ پڑنے والا ہے۔ آج ننھوں کی تربیت کا کام ہے تو کل کو وہ دوسروں کو سنبھالا دیں گے۔

تحدیثِ نعمت — پیاری نصیحت

جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والی برکتوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک خاندان کو جانتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء تک ان کا ایک پیسے کا بھی نہ تھا وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسی پیاری جماعت پیدا کر دی وہ لازمی چندے دیتے ہیں اور طوعی بھی ہزار روپیہ دے دیتے ہیں پچھتر لاکھ ان کے پاس رہے۔ وہیں موجود ہیں اور ڈیڑھ کروڑ اس میں وہ خرچ کر چکے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل اور پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھی ہے۔ لاعلاج مریض بھی ان سے شفا پانے لگے۔ احمدی ڈاکٹروں کی شہرت کا دور دور تک چرچا ہوا۔ ہسپتالوں کی آمد میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا تو کوئی شمار نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بنیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ اولاد کی کما حقہ تربیت کرنا مردوں پر دوہری ذمہ داری ہے۔ وہ عورتوں کے حقوق بھی ادا کریں اور اولاد کی تربیت کا بھی خیال رکھیں۔

احمدی خواتین کی دوہری ذمہ داری

حضور نے [illegible] کے موقع پر احمدی مستورات کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری عورتوں کو بھی اسلام کا بہترین نمونہ بننا چاہیئے غیر ملکی خواتین جب جلسہ سالانہ پر ربوہ آتی ہیں تو ہمارے ملک کی عورتوں پر ان کی نظر پڑتی ہے۔ وہ بسا اوقات کہہ دیتی ہیں کہ ہم تو صحابیات کے نقشِ قدم پر چلتی ہیں۔ یہ کیوں وہ نمونہ پیش نہیں کرتیں پس اگرچہ ساری دنیا کے احمدیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اندر نیک نمونہ پیدا کریں لیکن جس ملک میں جماعت احمدیہ کا مرکز ہے وہاں کے احمدیوں کی ذمہ داری دوسروں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے میں مردوں اور عورتوں، بچوں اور جوانوں، اطفال اور ناصرات سب کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کا ایک مثالی نمونہ بن جائیں۔ ان کی زندگیوں میں ایک نور اور جلا پیدا ہو۔ ان کے اعلیٰ اخلاق اور بلند اطوار اور خدمتِ خلق کی سچی لگن اور بنی نوع انسان کی تباہی سے بچانے کی تڑپ کو دیکھ کر دنیا پہچان لے کہ یہ احمدی ہیں۔ یہ وہ امتیاز ہے جسے احمدیت پیدا کرنا چاہتی ہے اور یہی وہ فرقان ہے جو انہی جماعتوں کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

ایک ضروری ہدایت

حضور نے دوستوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ جمعہ کے روز ارد گرد کی کوٹھیوں کے تمام احمدی دوست، محمود آباد کی مسجد میں نماز ادا کیا کریں۔ نیز آپس میں پیار و محبت سے رہا کریں۔ حلال روزی کھائیں کسی کے مال کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اس خدا کے ہو جائیں جو بڑا کارساز اور بڑا دیالو ہے۔ اس کے فضلوں کو حاصل کریں اس کی رحمتوں کے وارث بنیں۔ جسے خدا کا پیار مل جاتا ہے اسے پھر کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہے۔

خطبہ جمعہ، اجتماعی ملاقاتوں اور ان کے دوران حضور کے بیش قیمت ارشادات کی طرح یہ خطاب بھی احباب جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔ ان کے اندر بشاشت، تازگی بلکہ نئی زندگی پیدا ہو گئی اور خدمتِ اسلام کے لئے حوصلے اور ولولے کروٹیں لینے لگے خلافتِ حقہ احمدیہ کے ساتھ اظہار وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کا شرف حاصل ہوا جس کی خوشی ان کے چہروں سے عیاں تھی۔

محمود آباد سے روانگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمود آباد میں تین روزہ قیام فرمایا۔ ۱۰/ فروری کو حضور مع قافلہ ناصر آباد تشریف لے گئے ہونے گیارہ بجے محمود آباد سے روانہ ہوئے۔

روانگی سے قبل حضور نے دعا کرائی۔ محترم صاحبزادہ مجیب احمد صاحب سلمہٗ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ مقامی احباب نے حضور کو دلی دعاؤں اور پُرخلوص جذبے کے ساتھ رخصت کیا۔

کنری میں مختصر قیام

گیارہ بجے حضور کنری پہنچے جہاں جماعت احمدیہ کنری کے سینکڑوں افراد نے سندھ جھنگ... فیکٹری کے باہر دو رویہ قطار بنا کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ ریلوے کراسنگ سے فیکٹری کے گیٹ تک کے پورے راستہ کو رنگ برنگ جھنڈیوں استقبالیہ گیٹوں اور خوبصورت قطعات سے سجایا گیا تھا۔ فیکٹری کے احاطہ میں شامیانہ لگا کر ایک طرف مردوں اور دوسری طرف درمیان میں قناتیں لگا کر عورتوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ حضور مردانہ حصہ میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے ایک گھنٹہ تک دو ہزار افراد کو احباب کو اپنی ارشادات سے مستفید فرمایا۔ احباب اپنے مشفق اور مہربان آقا کی خدمتِ اقدس میں بڑی بے تکلفی سے اپنی بیماریوں اور تکلیفوں کو بیان کرتے رہے۔ دکھ درد کی جو داستان چھڑی تو وہ ختم ہونے میں نہ آئی۔ چنانچہ ایک کے بعد دوسری بیماری کے ذکر پر حضور نے ہر ایک کے لئے دعا فرمائی۔ بیماری کے محرکات کی نشاندہی اور اس کے علاج کا طریقہ بتایا۔ سٹھیانی کے ایک دوست اپنے تین معذور بچوں سمیت حاضر تھے۔ ان بچوں کو ٹائیفائڈ بخار نے دردناک حد تک معذور بنا دیا ہے۔ حضور نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی۔ نیز فرمایا میں ان کے لئے ربوہ سے دوا بھجواؤں گا جسے صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کروائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ضمناً حضور نے جملہ احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ بچوں سمیت سب دوست ہر سال ٹائیفائڈ کے ٹیکے ضرور لگوایا کریں۔ زمیندار عام طور پر ٹیکے نہیں لگواتے۔ ان میں رواج ہی نہیں ہے لیکن میں ان کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی ٹیکے لگوانے میں سستی نہ کیا کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جسمانی بیماریوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر بیماری کی دوا بنائی ہے اسی طرح روحانی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے قرآن عظیم جیسی عظیم شریعت نازل کی ہے جس کی پیروی کو یا روحانی بیماریوں سے شفایاب ہونے کے مترادف ہے۔ فرمایا ہر دوا ہر مریض کو شفا نہیں دیتی۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ شفا دوا میں نہیں خدا کے فضلوں پر منحصر ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے خدا کو ہر وقت یاد رکھے اور اس کا عبد بن کر زندگی گزارے۔

حضور کی گفتگو کے دوران حضور کی خدمت اقدس میں ایک کے بعد دوسرا بچہ پیش ہو کر حضور کی غیر معمولی شفقت اور دعائیں لیتا رہا۔ ان میں ایک بچہ برادرم مکرم سیف علی صاحب قائد ضلع کا بھی تھا جن کے دو بھائی مکرم حیدر علی ظفر صاحب اور عمر علی طاہر صاحب جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل شاہد ہیں۔ حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اس علاقہ نے سلسلہ کو بہت سے واقفین دیئے ہیں اور اس وقت بھی تین چار واقفین جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ حضور نے مکرم قائد صاحب سے ضلع کنری کے خدام اور اطفال کی تعداد دریافت کرنے کے بعد ان کو ہدایت فرمائی کہ بجٹ صحیح ہونا چاہیئے۔ جو خادم چندہ نہیں دیتا اس کا نام بھی درج کریں چندہ لینا غرض نہیں ہے تربیت کرنا اصل مقصد ہے۔ اس اجتماعی ملاقات میں بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے

یہ ملاقات بالآخر حضور کی اقتداء میں دعا پر ختم ہوئی۔ احباب سے حضور کی گفتگو کے دوران حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے عورتوں سے ملاقات فرمائی۔ آپ نے بجنات سے باتیں کیں اور ان اہم ذمہ داریوں کی طرف ان کو توجہ دلائی جو اس وقت احمدی مستورات پر عائد ہوتی ہیں۔

ناصر آباد میں ورودِ مسعود

کنری سے روانہ ہو کر حضور حسب سابق بارہ بجے ناصر آباد پہنچے تو نہر کے پل پر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی قیادت میں ناصر آباد فارم اور ارد گرد کی کوٹھیوں کے کثیر التعداد احمدیوں نے حضور کا بڑی گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا جن میں ۱۵ گھوڑ سوار بھی شامل تھے۔

نہر سے کوٹھی تک کا پورا راستہ دیدہ زیب جھنڈیوں، استقبالیہ گیٹوں اور بڑے سادہ مگر دلآویز قطعات سے سجا ہوا تھا جن پر اھلاً وسھلاً و مرحبا۔ اے آمدنت باعث آبادی ما۔ اے آمدنت باعث خوشنودی ما اور "WELCOME" لکھا ہوا تھا۔ کوٹھی کے بیرونی دروازہ پر مقامی جماعت، مجلس خدام الاحمدیہ مجلس اطفال الاحمدیہ نے اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور اپنی کوٹھی میں فروکش ہوئے جضور

نے مسجد احمدیہ ناصر آباد میں نماز ظہر و عصر و مغرب عشاء اپنے اپنے وقت پر پڑھائیں اور نماز قصر نہیں کی کیونکہ یہاں حضور کی زمین اور اپنا گھر ہے۔ کوٹھی سے مسجد تک کا راستہ مسجد کا اندرونی حصہ اور بیرونی اور عقبی صحن خوبصورت طریقے سے سجائے گئے ایک استقبالیہ گیٹ پر " یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی " اور " یاتون من کل فج عمیق - یاتیک من کل فج عمیق " اور " خوش آمدید " کے الفاظ دیدہ زیب جھنڈیوں اور بجلی کی ٹیوبیں لگا کر سجا رکھا تھا۔ بجلی یہاں بھی نہیں ہے جنریٹر کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے۔

انفرادی ملاقاتیں

اگلے روز یعنی ۱۹۔ فروری دس بجے حضور اپنی زمینوں پر تشریف لے گئے اس سفر میں مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کی ذاتی کار حضور کے استعمال میں ہے مگر وہ چونکہ کچے راستوں پر جا نہیں سکتی تھی اس لئے حضور مکرم ملک جمیل احمد خان صاحب کی ٹیوٹا کرولا پر زمینوں کے جائزہ کے لئے تشریف لے گئے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نماز ظہر تک جاری رہا۔ اس روز انفرادی ملاقات کرنے والوں میں بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم دوست بھی شامل تھے۔

مجلس علم و عرفان

اگرچہ حضور کو مسلسل سفر کی وجہ سے ضعف اور دانتوں میں درد کی تکلیف تھی اور ملاقاتوں کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ جاری تھا لیکن اس کے باوجود حضور نے پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھائیں نماز مغرب کے بعد حضور ایک گھنٹہ تک احباب میں تشریف فرما رہے اور قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں القوی الامین کی جو دو صفتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک صفت القوی پر بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ افسوس ہے لاؤڈ اسپیکر کی اجازت نہ ہو سکنے کی وجہ سے سامعین کی تعداد میں بھاری اکثریت حضور کے ارشادات سے مستفید نہ ہو سکیں۔ لاؤڈ اسپیکر کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش جاری تھی۔

قوی اور امین انسان کی دو اہم صفات

...نے فرمایا قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ القوی الامین تھے یعنی وہ بڑے طاقتور، دلیر اور نڈر اور قابل اعتماد تھے۔ وہ فرعون جیسے جابر بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو گئے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ فرمایا قوی اور امین دراصل انسان کی دو بنیادی صفات ہیں۔ ان سے متصف ہونا ضروری ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا انبیاء علیہم السلام اپنے زمانہ میں مخالفین کے مقابلہ میں سب سے زیادہ دلیر اور نڈر واقع ہوئے ہیں اور امین کی صفت بھی انہیں کا خاصہ ہے۔ انبیاء میں سب سے زیادہ قوی ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور امین ہونے کے لحاظ سے بھی سب سے ارفع اور اعلیٰ مقام آپ ہی کا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ آپ کے متبعین میں بھی یہ صفات بدرجہ اولیٰ موجود ہوں۔ ان میں جسمانی قوت ہو، خدا کے احکام کے قبول کرنے کی جرأت ہو اور ان پر عمل کرنے کی قدرت انہیں حاصل ہو۔ اور خدا کے پیغام کو بے خوف و خطر دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت ہو۔ فرمایا جسمانی قوت کا انحصار اگرچہ اللہ کے فضل پر ہے لیکن اس کی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں ان کا صحیح استعمال کیا جائے۔

انسانی غذا کا ایک ضروری حصہ

حضور نے فرمایا مثلاً قوی بننے کیلئے ایک چیز دودھ ہے۔ بچے کو پیدائش کے بعد سب سے پہلے جو چیز دی جاتی ہے وہ دودھ ہے اور اس میں یہ سبق ہے کہ دودھ جسمانی صحت کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ جب یہ چیز صحت کیلئے ضروری ٹھہری تو پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جس چیز کو ذریعہ بنایا ہے اس کو کیسا ہونا چاہیئے۔ فرمایا اس میں پہلی نظر گائے بھینس پر پڑتی ہے۔ حضور نے گائے بھینسوں کی پرورش اور ان کی بہتر خوراک کے مختلف طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بھینس صحت مند ہوگی تو اس کا دودھ بھی صحت مند ہو گا۔ اگر وہ کمزور ہے تو اس کے دودھ میں بھی وہ اجزاء نہیں ہونگے جو انسانی صحت کے لئے ضروری ہیں۔ ظاہر ہے جب انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اچھی غذا کھائے تو بھینس کا بھی یہ حق ہے کہ اسے مناسب خوراک دی جائے تاکہ وہ زیادہ دودھ دے اور صحت مند دودھ دے فرمایا اس مہنگائی کے زمانہ میں اگرچہ بھینس کا پورا حق تو نہیں دیا جا سکتا لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ تو ضرور دینا چاہیئے۔

متوازن غذا

حضرت صاحب نے فرمایا اسی طرح گوشت بھی انسانی صحت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن جس طرح دودھ دینے والے جانوروں کا صحت مند ہونا ضروری ہے ویسے ہی گوشت حاصل کرنے کے لئے صحت مند جانوروں کا ہونا ضروری ہے۔ فرمایا زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ گائے بھیڑ، بکری وغیرہ کو صحت مند طریقہ پر پالیں تاکہ قوم کو صحت مند گوشت ملے۔ فرمایا کھانے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک اصول قائم کیا ہے اور وہ قرآن کریم کے الفاظ میں توازن کا اصول ہے۔ ہماری غذا متوازن ہونی چاہیئے مثلاً کھانے کا ایک بڑا جزو پروٹین ہے یعنی لحمیات پر مشتمل ہے۔ جو شخص صرف گائے کا گوشت کھائے گا اس کی صحت اور اخلاق پر اور اثر ہوگا۔ اس لئے کہا گیا ہر قسم کے گوشت کھایا کرو۔ دالوں کے اندر بھی پروٹین ہے۔ اس کا کچھ حصہ بھی ہمارے کھانے میں شامل ہونا چاہیئے۔ مٹر، لوبیا وغیرہ کے اندر بھی پروٹین ہوتی ہے۔ ان کو بھی استعمال کرنا چاہیئے۔ ضمناً حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو ارشاد فرمایا کہ میووں کے کچھ بیج منگوا کر ناصر آباد فارم پر لگانے کی کوشش کریں یہاں اس قسم کی بہت سی چیزیں اُگ سکتی ہیں۔

حضور نے فرمایا جب کھانے میں توازن ہوگا تو انسانی صحت اور اخلاق میں توازن پیدا ہوگا۔ یہ صحیح ہے کہ القوی کی بنیاد انسان کی جسمانی صحت پر ہے لیکن جسمانی بنیاد پر دراصل چار منزلیں کھڑی ہیں۔ پہلی منزل جسمانی، دوسری ذہنی، تیسری اخلاقی اور چوتھی روحانی منزل ہے۔ اگر مثلاً ذہنی منزل پختہ اور مضبوط نہ ہو تو جب اس پر اخلاقی منزل کا بوجھ پڑے گا تو وہ گر پڑے گی۔ اس لئے بنیاد مضبوط ہونی چاہیئے تاکہ اس کے اوپر ذہنی، اخلاقی اور روحانی منزلیں مضبوطی سے استوار ہو سکیں

صحت مند غذا اور ہضم کرنیکے طریق

حضور کی اس مجلس علم و عرفان کے دوران جب عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے فرمایا اذان دے دی جائے چنانچہ نماز عشاء کے بعد سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع متوازن غذا اور سب سے زیادہ صحت مند غذا کھانے کی کوشش کریں۔ گلی سڑی چیزیں نہ کھائیں۔ ایسی چیزیں بھی استعمال نہ کریں جن پر مکھیاں بیٹھتی ہیں بلکہ صاف ستھری اور صحت مند چیزیں کھائیں فرمایا سب سے زیادہ غیر صحت مند غذا اکل حرام ہے۔ حرام مال کھانے سے انسان کو دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اس سے نہ صرف انسان کی صحت ہی متاثر ہوتی ہے بلکہ ذہنی اخلاقی اور روحانی قویٰ پر بھی بُرے اثرات پڑ سکتے ہیں

حضرت صاحب نے فرمایا جب صحت مند چیزیں مثلاً دودھ، مکھن، گھی، گوشت اور پھل وغیرہ قسم کی چیزیں میسر آجائیں تو پھر اگلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کو جزو بدن بنانے کی اہلیت پیدا کرے یعنی خداداد نعمتوں کو پوری طرح ہضم کیا جائے۔ اس کے مختلف طریقے ہیں مثلاً انسان محنت کرے، ورزش کرے، صبح کی سیر کی عادت ڈالے شکار کرے، گھروں میں پھلدار درخت لگا کر دوسرے فوائد حاصل کرے، سادہ اور بے تکلف زندگی بسر کرے تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہو اور ہم اپنی ذمہ داریوں سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہو سکیں

احباب سے ملاقاتیں

۲۰۔ فروری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو انفرادی طور پر ملاقاتوں کا شرف بخشا۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کنری اور مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناصر آباد نے باری باری حضور سے ملاقات کی، گوٹھ پیرو چیچی کنری اور ناصر آباد کی مستورات سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے کوٹھی کے اندرونی صحن میں ملاقات کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اُن کو نصیحتیں فرمائیں۔ نماز عصر کے بعد حضور نے ازراہ شفقت مقامی جماعت کے علاوہ محمد آباد، گوٹھ پیھورو، کنری گوٹھ علم الدین اور دیگر کارکنان کو کوٹھی کے باہر باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقع پر پانچ سو سے زیادہ افراد کو ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی

مجلس علم و عرفان

مغرب کی نماز کے بعد حضور ایک گھنٹے سے زائد وقت تک احباب میں رونق افروز رہے۔ اس روز حضور نے انسان کی صفت الامین پر روشنی ڈالی۔ آپ نے صفت القوی کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کے سوا

اور کا ذکر نہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے قیصر روم کی فوجوں کے ساتھ بعض لڑائیوں میں مسلمانوں کے انقوی ہونے کے ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ مسلمانوں نے اپنے سے کئی گنا طاقت ور اور تعداد میں کہیں زیادہ دشمن کا مقابلہ کیا اور کبھی پیٹھ نہیں دکھائی۔ اگر کبھی دشمن کے زبردست دباؤ کی وجہ سے وقتی طور پر ان کو پیچھے ہٹنا پڑا تو مسلمان عورتیں خیموں کی ڈنڈے لے کر پیچھے پڑ جاتیں اور اس طرح انہیں غیرت اور جوش دلاتیں۔ وہ پھر میدان جنگ میں داد شجاعت دینے لگ جاتے۔ فرمایا اس زمانہ میں تلوار کی لڑائی نہیں ہم نے علم کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔ اس کی مشق ہونی چاہیئے اور دلائل کے ساتھ تبادلۂ خیال کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

صفت الامین کی اہمیت

حضرت صاحب نے فرمایا دوسری صفت جو انبیاء علیہم السلام میں بدرجہ ادنیٰ پائی جاتی ہے وہ امین ہونے کی صفت ہے سب سے بڑے امین تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ کو جو تعلیم دی گئی اس کی تبلیغ و اشاعت میں بڑی سے بڑی مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ کسی نے کہا قرآن میں تھوڑی بہت تبدیلی کر دو ہم مان لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ خدا کی وحی ہے یہ خدا کا کلام ہے۔ یہ خدا کی امانت ہے اس میں تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا فرمایا امین کی صفت کا اظہار اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے و لنفسك عليك حق۔ انسان اپنے نفس کے حقوق ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو امانتیں ہیں وہ اہل کو واپس کرو۔ یعنی تقرری اور ترقی اہلیت کی بناء پر ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کو ذہن رسا ملا ہے اور اسے آگے بڑھنے کی طاقت دی گئی ہے تو اس کا یہ حق اسے ملنا چاہیئے۔ اس راہ میں کوئی روک نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا فی اموالھم حق للسائل والمحروم خدا تعالیٰ نے کسی کو مال کمانے سے منع نہیں کیا۔ خدا کہتا ہے میں نے مال دے کر تمہیں امیر بنا دیا مگر دیکھو یہ تمہارے پاس امانت ہے [illegible] دنیا کے ہر انسان کی ساری [illegible] تمہارے سامان مہیا نہیں [illegible] وقت تک تمہیں عوام الناس [illegible] حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے اسوہ حسنہ کی پیروی میں خدا کے فرمانبردار اور امین بن جائیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی کو جزائے خیر دے جس نے جس رنگ میں بھی ہماری خدمت کی اور ہمیں آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ از اں بعد حضور نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

مہمان نوازی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضور کے قیام کے دوران افراد قافلہ کے علاوہ حضور کی زیارت اور ملاقات کیلئے باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کی بڑے وسیع پیمانے پر اور بڑے پر تکلف رنگ میں مہمان نوازی کی۔ ۱۸/۳ کو جس دن حضور ناصر آباد تشریف لائے اڑھائی سو کسی کو دوپہر اور اتنے ہی افراد کو رات کا کھانا پیش کیا گیا اگلے روز دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ ناصر آباد کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں ساڑھے چار سو مہمان بھی شریک ہوئے رات کے کھانے پر مہمانوں کی تعداد پانچ سو تھی۔ تیسرے دن ۲۰/۳ کو دوپہر کے وقت ساڑھے پانچ سو اور رات کے کھانے پر سات سو مہمان تھے اور بڑی گہما گہمی تھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بڑی خندہ پیشانی اور نہایت ہی انہماک سے مہمانوں کی خدمت اور تواضع کی اور اس سلسلہ میں جملہ انتظامات کی محترم میاں صاحب نے براہ راست نگرانی کی محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب منیجر، مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم عبد اللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد مکرم ناصر احمد صاحب وائلا منشی محمد اقبال صاحب اور جملہ خدام اور انصار نے محترم میاں صاحب کی جملہ انتظامات میں دن رات مدد کی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کے دوران خدام اور انصار کے کبڈی کے تفریحی مقابلے ہوئے۔ حضور نے اول اور دوم آنے والی ٹیموں کی انعام دے کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضور کے استقبال میں آس پاس کے دیگر مذاہب کے دوست کثرت سے شامل ہوتے رہے۔ بعض نے کہا ہم نے اس قسم کا استقبال کسی کا نہیں دیکھا۔ کئی لوگ حضور کی زیارت کے لئے بھی آئے۔ حضور سے ملاقات کے بعد انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا عقائد کا اختلاف ضرور ہے لیکن حضرت صاحب کی روحانی شخصیت سے ہم انکار

نہیں کر سکتے۔ ہمارے دل ان کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے

جہاں تک جماعت احمدیہ کے افراد کا تعلق ہے وہ حضور کی ملاقات کے لئے اس کثرت سے آئے کہ ہماری احمدی بستیاں ہجوم خلائق سے پر ہو گئیں۔ احباب اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ الودود کو قریب سے دیکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور آپ کے ایمان افروز ارشادات سے محظوظ و مستفید ہونے کے لئے دور دور سے کھنچے

کو سنے کے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے۔ ہزاروں سال بعد حضور نے اس علاقہ کا دورہ کیا ہے۔ اس موقعہ پر احباب نے [illegible] جو روحانی تشنگی پائی جاتی تھی الحمد للہ وہ حضور کی تشریف آوری سے دور ہو گئی۔ احباب جماعت میں بیداری آ گئی۔ حضور کے ایمان افروز ارشادات سے ان کے اندر خدمت اسلام کے نئے عزم اور نئے ولولے پیدا ہوئے ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ خلافت حقہ کی برکت مجسم پیار اور شفقت بنکر ان کے جسم و جان کو سیراب کر گئی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرمہ مسز اکرام صاحبہ آف رانچی کی بیٹی عزیزہ افشاں نے پی۔ یو۔ سی فائنل کا امتحان دیا ہے اور بیٹے عزیز صوفیان سلمہ نے ایس۔ ایچ۔ سی کا امتحان دیا ہے عزیزہ افشاں سلمہا میڈیکل کالج کے داخلہ کے مقابلہ امتحان میں بیٹھنے والی ہے جملہ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) مکرم اکرام محمد صاحب ایجنٹ باٹا شو کمپنی رانچی جائداد کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر اپنی صحت و عافیت اور ہر قسم کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(۴) مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرینگر کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے صحت یابی اور پریشانیوں کے ازالہ نیز اپنے چھوٹے بچے کی صحت یابی، ترقی اور نیک و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(۵) مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ حیدرآباد کے بازو میں چوٹ آ گئی۔ موصوف اپنی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اور بہتر طور پر خدمت سلسلہ بجا لانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۶) مکرم بشیر احمد صاحب مقیم لنڈن اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

(۷) مکرم احمد عبد المنان صاحب آف حیدرآباد مبلغ ۵۰/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے ایمان و اخلاص میں برکت دے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین

(۸) جماعت احمدیہ ودھان کے سکریٹری مال مکرم رشید احمد صاحب نے بی۔ اے فائنل کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۱۵/- روپیہ ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔ قارئین بدر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے لئے اس ترقی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز اپنے فضل سے انہیں صالحہ اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین۔

ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال (آمد)

(۹) سوروینیا ہار سے ایک مخلص اور نو احمدی دوست مکرم عبد المنان صاحب کے بڑے لڑکے عزیز سراج الدین خان صاحب کے قبول حق کی توفیق پانے کے لئے درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار انوار الدین احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

(۱۰) میرا ایک لڑکا عزیز اقبال احمد امسال میٹرک کے اور دو لڑکے عزیز شکیل احمد اور عزیز خلیل احمد اسکول کے سالانہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت اور درویشان کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں بچوں کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسارہ: امۃ القیوم، کٹک

اِسلام کی عالمی فتح کے حقیقی ذرائع

زمیں سے ظلمتِ شرک ایک دم میں ہوگی دُور ❊ ہُوا جو جلوہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

> "دین کا کمال یہ نہیں ہے کہ کوئی مُصلِ آتے ہی خُدا تعالیٰ کے بندوں کو قتل کرنا شروع کر دے یا قتل کے منصوبے باندھے۔ کوئی سچائی قتل کرنے سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس پر الزام آئے گا۔ بلکہ دین کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ دلائل شافیہ اور براہین ساطعہ کے روشن اور مجلّی ہتھیار رکھتا ہو نہ یہ کہ ایسا دین ہو کہ لوہے کی تلواروں کے ساتھ اپنی سچائی تسلیم کرانا چاہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۳، اشتہار ۱۰ر دسمبر ۱۸۹۴ء)

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد — ربوہ

اِسلام ایک چمکتا ہُوا ہیرا ہے جس کا ہر ایک گوشہ چمک رہا ہے۔ اور ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اُس کی تعلیم، اُس کی قوتِ رُوحانی اور اُس کے ساتھ خُدائی نصرت کے نشان اُس کی صداقت اور حقانیت کے ابدی چراغ ہیں۔ مگر افسوس! آخری زمانہ میں اسلام کا نُورانی چہرہ اپنوں اور بیگانوں کی نگاہ سے اوجھل ہوگیا۔ تب رحمتِ خداوندی ایک بار پھر جوش میں آئی اور خیرِ اُمت میں مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہُوا۔ عیسائیت اور دُوسرے اہلِ مذاہب اسلام اور مسلمانوں کے صفحۂ ہستی سے معدُوم ہو جانے کا یقین کئے بیٹھے تھے مگر آپؑ نے نہایت بلند آہنگی سے یہ منادی فرمائی:

> "آسمان کا خُدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔"
> (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

نیز واضح فرمایا کہ:

> "خدا کا ایک ہی ہاتھ کُفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مُستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نُور اُتارنے سے۔"
> (اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

حضورؑ نے جہاں اسلام کے عالمگیر غلبہ اور فتح کو خدا تعالیٰ کی ازلی ابدی تقدیر قرار دیا اور اُسے خُدا تعالیٰ کی آسمانی تجلیات سے وابستہ کیا وہاں اُن حقیقی ذرائع کو بھی کھول کھول کر بیان فرمایا جن کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہر حقیقی مُسلمان پر عائد کی ہے۔ اور جس کی بجا آوری کے بغیر اسلام کو عظمتِ رفتہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ ذیل میں حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں اُن پانچ ذرائع کا ذکر کیا جاتا ہے جو فتح اسلام کے لئے آپؑ کے نزدیک انتہائی ضروری اور بُنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

پہلا ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسُوب ہونے والا ہر کلمہ گو اپنے اندر ایسا رُوحانی انقلاب برپا کرے کہ وہ سچ مچ ایک نیا وجود بن جائے جس کے ذرہ ذرہ پر خدا کی محبت کے تخت قائم ہوں۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:

> "اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلّی خالی ہو جائیں۔ اور کوئی بُت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے اور بکلّی مرضیاتِ الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقاء ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دُوسرا رنگ بخشے اور ہماری معرفت کو نئی نورانیت عطا کرے اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا وہ قدیم خُدا بھی ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے۔ یہی فتح حقیقی ہے جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالماتِ الٰہیہ بھی ہیں۔ اگر یہ فتح اس زمانہ میں مُسلمانوں کو حاصل نہ ہوتی تو مجرّد عقلی فتح انہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح کے دن نزدیک ہیں۔"
> (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۵۸، سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

دُوسرا ذریعہ اسلام کی عالمگیر فتح کا اُن دلائل اور براہین کی اشاعت ہے جو آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کے پیش فرمائے۔ چنانچہ حضورؑ نے عربی زبان میں ایک مکتوب مفتوح شائع فرمایا جس میں خبر دی کہ خدا نے اس زمانہ میں میرے ذریعہ سے یہ حکم دیا ہے کہ دین کی خاطر جنگ و جدال کرنا یا کسی شخص کو محض اختلافِ دین کی وجہ سے قتل کر دینا منع ہے۔ نیز فرمایا:

> "وَ اَمَرَ اَنْ یُتِمَّ الْمُسْلِمُوْنَ حُجَجَھُمْ عَلَی الْکُفَّارِ۔ وَ یَضَعُوا الْبَرَاھِیْنَ مَوْضَعَ السَّیْفِ الْبَتَّارِ۔ وَ یَتَوَرَّدُوْا مَوَارِدَ الْبَرَاھِیْنِ الْبَالِغَۃِ وَ یَعْلُوْا قُنَنَ الْبَرَاھِیْنِ الْعَالِیَۃِ حَتّٰی تَطَأَ اَقْدَامُھُمْ کُلَّ اَسَاسٍ یَقُوْمُ عَلَیْہِ الْبُرْھَانُ۔ وَ لَا یَفُوْتُھُمْ حُجَّۃٌ تَسْبِقُ اِلَیْہِ الْاَذْھَانُ۔ وَ لَا سُلْطَانٌ یَرْغَبُ فِیْہِ الزَّمَانُ۔ وَ لَا یَبْقٰی شُبْھَۃٌ یُوَلِّدُھَا الشَّیْطٰنُ۔ وَ اَنْ یَکُوْنُوْا فِیْ اِتْمَامِ الْحُجَجِ مُسْتَشْفِیْنَ۔"

(ترجمہ) خدا نے حکم دیا ہے کہ مسلمان کفار پر اتمام حجت کریں اور دلائل کو تیز دھار والی تلواروں کی جگہ دیں اور بلیغ براہین کے گھاٹوں پر وارد ہوں اور براہین عالیہ کی چوٹیوں پر چڑھیں تا ہر وہ بناء اُن کے قدموں کے نیچے ہو جس پر بُرہان قائم ہے۔ اور اُن سے کوئی حجت فوت نہ ہو جس کی طرف اذہان سبقت لے جائیں اور کوئی ایسی دلیل فوت نہ ہو جس میں زمانہ رغبت کرے اور شیطان کا پیدا کردہ کوئی شُبہ باقی نہ رہے اور اتمام حُجت کے سلسلہ میں وہ دُوسروں کی شفاء کا موجب بن جائیں۔"
(اشتہار ۷ر جون ۱۹۰۰ء)

حضورؑ نے ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں تحدی کے ساتھ یہ بھی فرمایا:

> "مَیں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خوں ریزی سے دُنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ مَیں ہی ہوں جس سے خُدا کا وعدہ پورا ہُوا۔"
> (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۲۰)

تیسرا ذریعہ آپؑ نے نرمی اور رِفق کو قرار دیا۔ (اَلْوَصِیَّۃ)۔ چنانچہ حضورؑ نے مذہبی گفتگو کے دوران نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق اختیار کرنے کی وصیت کی۔ اور فرمایا کہ:

> "یاد رکھو کہ ہر ایک شَر مقابلہ کے لائق نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو۔ یا

(باقی صفحہ ۹ پر)

رُوحانی خلافت کا قیام

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

خلیفہ کے لغوی معنی جانشین ہیں۔ جبکہ مذہبی دُنیا میں رسُول کے جانشین کو خلیفہ کہا جاتا ہے۔ پیغمبر اور رسُول کا جانشین حقیقی معنوں میں وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ گویا وہ رُوحانی اعتبار سے رسُول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہوتا ہے۔ اور اس کا کام رسُول خدا کے جاری کردہ کاموں کی تکمیل ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے کہ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۔ (سورۃ نور: ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

چنانچہ اسی وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مسلمانوں میں خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔ بس آیت کریمہ کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت اسلامیہ کے قیامت تک جاری رہنے کے بارے میں ایک پیشگوئی بھی فرمائی ہے۔ جس کی تفصیل مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن اور مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ میں موجود ہے۔ اس حدیث کا ترجمہ "مخزن ادب لاہور" نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید کی کتاب "منصب امامت" (فارسی) سے اُردو میں کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے:-

"نبوّت تم میں رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا لے گا۔ پھر بعدہٗ نبوّت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ کے منشاء تک رہے گی پھر اسے بھی اللہ تعالیٰ اُٹھا لے گا۔ پھر بادشاہی ہوگی۔ اور اسے بھی اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اُٹھا لے گا۔ پھر سلطنت جابرانہ ہوگی۔ جو منشاء باری تک رہے گی۔ پھر اسے بھی خدا تعالیٰ اُٹھا لے گا۔ اس کے بعد نبوّت کے طریق پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ چُپ ہو گئے۔"

(کتاب مذکور صفحہ ۲۳ نکتہ سوم)

چودہ سو سالہ واقعات اس پیشگوئی کے گواہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مسلمانوں میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے بعد بادشاہی۔ اور جابرانہ حاکمیت کے دَور آئے اور آخری زمانہ میں پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دَور آنا مقدر تھا۔ اور آثار سے پتہ چلتا ہے کہ دَورِ آخر میں قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ رُوحانی خلافت ہے نہ کہ خلافت ولایت جو حکمرانی کی متقاضی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

اَلَا اِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ ...... وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا ۔

(طبرانی فی الاوسط والصغیر)

سُنو! یقیناً وہ میرے بعد میری اُمت میں میرا خلیفہ ہے ...... اور لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے گی۔"

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس زمانہ میں حقیقتِ محمدی، حقیقتِ احمدی کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور (احدیت) خدا تعالیٰ کی احدیت کا مظہر ہوگی۔

(ترجمہ زاد المعاد صفحہ ۱۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مانی گئی ہیں۔ بعثتِ اولیٰ میں نام محمدؐ خدا کی صفتِ جلال کا مظہر تھا۔ بعثتِ ثانیہ میں نام احمدؐ خدا کی صفتِ جمال کا مظہر ہوگا۔

اور حدیث "ثُمَّ تَکُوْنُ الْخِلَافَۃُ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ" سے بھی یہی استنباط ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت رُوحانیہ قائم ہوگی۔ اور اس کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اس خیال کی تصدیق بیسویں صدی کے مسلّم بزرگان کے اقوال و تحریرات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے "اقتراب الساعۃ فی آثار القیامۃ" میں ایسی روایات نقل کی ہیں کہ

"زمانہ ان کا موصوف بہ برکت ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے۔"

(صفحہ ۹۳)

مصنف نور الانوار تحریر فرماتے ہیں۔

اس طرح امن و امان کی بساط بچھائی جائے گی کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے بارے میں بُرا خیال نہ کریگا۔

(ترجمہ نور الانوار صفحہ ۲۳)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں:-

"...... ہمارا مہدی ان کی مملکت میں ہاتھ نہیں ڈالے گا۔ امن و امان کو برہم نہیں کرے گا۔ اس کا کام صرف یہ ہوگا کہ باطنی اور رُوحانی تسکین کے ذرائع دُنیا میں شائع کرے ...... جس وقت وہ دُنیا میں آئے گا سب قومیں اس کے طریق رُوحانیت کو قبول کرلیں گی۔ اور اس کی ہدایت پر عمل شروع کردیں گی۔ پس اسی کا نام مہدی کی حکومت ہے کہ اسلامی رُوحانیت کُل دنیا پر مسلط ہو جائے گی۔"

(امام مہدی کے انصار صفحہ ۵۵)

خدا کے سچے رسُول کی باتیں سچی ثابت ہوئیں۔ اور آخر وہ وقت آ گیا جب مسلمان تنزّل کے اتھاہ گڑھے میں گرتے چلے گئے۔ چاروں طرف سے ان پر ادبار کے بادل چھا گئے۔ ظاہری شان و شوکت اور طاقت ان سے رخصت ہوگئی۔ اور مسلمان اپنے مذہب سے اس قدر دُور ہو گئے کہ ان کا رُوحانی اعتبار سے زندہ ہو کر پھر زندۂ اسلام میں واپس آنا امر محال ہوگیا۔ قوم کے بہی خواہوں نے قوم کے مرثیے پڑھے۔ مگر بے سُود۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے بڑے درد بھرے دل کے ساتھ بیسویں صدی کے مسلمانوں کا نقشہ یوں کھینچا کہ ؎

مُسلم از سِرِّ نبی بیگانہ شُد
باز ایں بیت الحرم بتخانہ شُد
از منات و لات و عزّیٰ و ھُبل
ہر یکے دارد بُتے اندر بغل
در مسلماں شانِ محبوبی نماند
خالد و فاروق و ایوبی نماند

(تعلیماتِ اقبال صفحہ ۴۷)

اغیار نے اسلام کو جسدِ بے جان خیال کر لیا تھا۔ اور وہ اسے نابود کرنے کے درپے تھے۔ جیسا کہ پادری عماد الدین صاحب نے لکھا کہ:-

"محمدی مذہب کے لئے اگرچہ ایک صورت تو ہے۔ مگر اس میں جان ہرگز نہیں۔ اس لئے وہ ایک مُردہ دین ہے۔ یا ایک پُتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا۔ مگر اس میں جان نہ ڈال سکا۔"

(تعلیم محمدی صفحہ ۲۵ مطبوعہ ۱۸۸۱ء)

ایسے نازک وقت میں ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے اور اپنے رسول کریمؐ کی پیشگوئی کے مطابق اُمتِ محمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے لئے خلیفۃ اللہ برپا کرتا۔ جیسا کہ مصنف تعلیماتِ اقبال نے لکھا کہ

"مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے ایک مسیحا کی ضرورت اشد تھی۔ یعنی بیسویں صدی کے مسلمانوں کو ایک ایسے "پیغامبر" کی ضرورت تھی جو زندگی کے مسائل اُن کے سامنے کھول کر بیان کر سکے۔ اور انہیں حقائق و معارف قرآنیہ سے رُوشناس کرا سکے۔ اور ان کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑا سکے۔ اور اُن کے ہر مرض کا شافی علاج کر سکے۔ جو نہ صرف ہند کے مسلمانوں کو بلکہ تمام دُنیا کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا پیغام سُنا سکے۔ اور ساری دُنیا کے سامنے اسلام کی برتری ثابت کر سکے۔" (تعلیماتِ اقبال صفحہ ۴۶)

چنانچہ اس بھیانک اور تاریک دَور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام) رئیس قادیان نے ۱۸۸۰ء میں براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ جس میں آپ نے زندہ خدا، زندہ رسُول محمد مصطفیٰؐ اور زندہ کتاب قرآن مجید کو تمام دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپ نے براہین احمدیہ کا جواب لکھنے والے کو بعض شرائط کے ساتھ دس ہزار روپے کا انعام بھی پیش فرمایا۔ اسی زمانے میں عالم الغیب خدا نے آپ کو الہام فرمایا کہ

"اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ"

اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:-

"یعنی مَیں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور مَیں زمین پر پیدا کرنے والا ہوں۔ یہ اقتصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے جو ارشاد اور ہدایت اللہ کے لئے بین اللہ اور بین الخلق واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں .... بلکہ یہ محض رُوحانی مراتب اور رُوحانی نیابت کا ذکر ہے۔ اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابو البشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد و ہدایت کا

قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں "

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۳-۲۹۰)

چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخفی تقدیر کو موعود خلیفۃ اللہ کے ذریعہ ظاہر فرمایا۔ اور آپ نے یوں اعلان فرمایا۔

" اٹھو! کہ میں نے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور اسلام کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے مجھے چنا ہے "

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے دنیا والوں کو اپنے دعوے سے آگاہ فرمایا کہ:۔

" خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کو ثابت کروں کہ زندہ کتاب قرآن اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور میں زمین و آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں .... مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکیوں سے نکالے "

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

آپ کی بعثت کی غرض محض خلافت روحانیہ کا قیام ہے۔ جیسا کہ گذشتہ زمانے کے بزرگوں اور نبیوں نے پیشگوئیوں کے ذریعہ بتا دیا تھا۔ سو آپ نے روحانی خلافت کے قیام اور اپنی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے فرمایا کہ

" خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائیگا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں "

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱)

پس حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ خلافت روحانیہ کا قیام عمل میں آیا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوئی۔ اور آج سلسلہ عالیہ احمدیہ روئے زمین پر پھیل چکا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت روحانیہ کے قیام کے طفیل ہے۔ انشاء اللہ یہ روحانی خلافت کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے علم و ارادے سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جن کے ذریعہ یہ روحانی خلافت قائم ہوئی ہے فرماتے ہیں:۔

" چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں، ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے "۔ (شہادت القرآن صفحہ ۵۷-۵۸)

" سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے .... لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی "۔ (الوصیت صفحہ ۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت روحانیہ کی اس آسمانی نعمت کے ساتھ ہمیشہ پختگی کے ساتھ وابستہ رہنے اور قیامت تک اس کی برکات سے مستفید و متمتع ہوتے چلے جانے کی توفیق و سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین +

اخبار قادیان

★ — محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب پسر محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنی بیگم صاحبہ اور دو بچوں کے ساتھ ربوہ سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۳۱ر مارچ کو قادیان تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ سفر ہر جہت سے بابرکت فرمائے آمین ::

★ — محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد مورخہ ۱۱/۳ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۵/۳ کو واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ نیک مقاصد کو پورا فرمائے آمین ::

★ ... مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کی بیٹی عطیۃ القیوم ناصرہ کو عرصہ سے ٹانسلز کی تکلیف تھی مورخہ ۲۲/۳ کو E.N.T ہسپتال امرتسر میں اپریشن کروایا گیا۔ سب احباب عزیزہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ::

اسلام کی عالمی فتح کے حقیقی ذرائع (بقیہ صفحہ ۷)

کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو .... چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

(اشتہار ۲۹ر مئی ۱۸۹۸ء)

چوتھا ذریعہ سچے اور پاک اخلاق ہیں جو آسمانی فیض سے عطا ہوتے اور راستبازوں کا معجزہ ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

" یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا "

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

پانچواں ذریعہ دعا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے "۔ (الوصیۃ صفحہ ۱۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلبۂ اسلام سے متعلق اپنی انفرادی اور اجتماعی اور اخلاقی و روحانی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی کما حقہٗ توفیق بخشے اور وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جبکہ ساری دنیا پر اسلام کی عالمگیر حکومت قائم ہو جائے جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

" ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا۔ یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوگا ..... یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی۔ مٹتی چلی جائیں گی۔ آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا اور زمین کی تاریکی دور ہوتی چلی جائے گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا۔ وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا "

(الفضل ۲۹ [illegible] ۱۹۵۰ء)

(منقول از الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۶۹ء)

صوبہ اُڑیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(رپورٹ مرسلہ:... مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج کٹک (اڑیسہ))

جماعت احمدیہ سورو

صوبہ اُڑیسہ کی جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورے کا پروگرام زیر قیادت مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مرتب کیا گیا تھا۔ چنانچہ اراکین وفد روڑکیلہ کی کانفرنس سے فارغ ہوئے اور ۱۸ر فروری کی شام کو روانہ ہو کر اسی رات ۲ بجے سورو پہنچے۔ نماز عصر کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے مسجد احمدیہ میں مکرم داؤد علی خانصاحب کی بیٹی کا خطبہ نکاح پڑھا۔

۱۹ر تاریخ کی شام کو ہائی اسکول کے وسیع میدان میں محترم مولانا امینی صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عزیزم سید نعیم احمد صاحب نے کی ان آیات کا ترجمہ عزیزم ایوب خان نے سنایا۔ بعدہٗ عزیزم شیخ کریم الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ تینوں بچوں کو انکی حوصلہ افزائی کی غرض سے انعامات دیئے گئے۔ مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کی تعارفی تقریر کے بعد خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ نے بعنوان "رحمۃ للعالمین" اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے "احمدیت اور نصرت الٰہی" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ بعدہٗ پرنسپل صاحب سورو کالج نے "دھرم" کی تعریف کرتے اس پر چلنے کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اپنی صدارتی تقریر میں عقائد احمدیت۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور سیرت النبیؐ کے واقعات اچھے انداز میں بیان کئے۔ اسی جلسہ میں ہلدی پدا کے ایک نوجوان بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور دوسرے روز دو مزید افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔

مورخہ ۲۰/۲ کو محترم ناظر صاحب نے سورو کے دو احمدی بھائیوں کے ایک تنازعہ کا فیصلہ کرتے ہوئے ان میں باہمی سمجھوتہ کرایا اور مکرم صادق علی شاہ صاحب نے قریباً چار ہزار روپے کی اینٹ اور ریت مسجد احمدیہ سورو کو دیدیں۔ جزاہم اللہ۔

جماعت احمدیہ بھدرک

۲۰ر فروری کو صبح ۱۱ بجے اراکین وفد سورو سے بھدرک پہنچے چار بجے مسجد احمدیہ شنکر دہر میں محترم مولانا امینی صاحب نے مکرم سید نصیر احمد صاحب قائد مجلس بھوبنیشور کا نکاح مکرم غلام محمود علی صاحب کی لڑکی سے پڑھایا۔ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم قاری غلام مرتضیٰ صاحب نے کی اور نظم مکرم عبد الحکیم صاحب نے پڑھی بعدہٗ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر کی تعارفی تقریر ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے اُڑیہ اور انگریزی زبان میں تقریر کی آخر میں محترم مولانا امینی صاحب نے مسائل احمدیت پر تقریر کی۔ اُسی رات غیر احمدیوں کی طرف سے بھی ایک جلسہ کا ہماری مسجد کے قریب ہی میدان میں انتظام تھا لیکن انہوں نے جب تک ہمارا جلسہ ختم نہ ہو گیا اپنا پروگرام شروع نہیں کیا بلکہ دور بیٹھ کر ہماری تقاریر کو دلچسپی سے سُنا فالحمد للہ۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

مورخہ ۲۱/۲ کو اراکین وفد ۹ بجے بھدرک سے روانہ ہو کر ۱۲ بجے سونگھڑہ پہنچے۔ شام تک احباب جماعت سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ بعد نماز مغرب محترم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت خاکسار نے کی اور نظم مکرم عبد الجلیل خانصاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے "سیرت النبی صلعم" کے موضوع پر اور خاکسار نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اپنے آقا سے کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا یہ جلسہ رات ۹ بجے ختم ہوا۔

مورخہ ۲۲/۲ کی صبح کو مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ کی عیادت کیلئے ہم سب اُنکے مکان پر پہنچے۔ ۲۲ر تاریخ کو محترم مولانا امینی صاحب نے مسجد احمدیہ کوسبی میں خطبہ جمعہ پڑھایا۔ جس میں آپ نے جماعت کو تربیتی اور تبلیغی امور کی طرف توجہ دلائی۔ مورخہ ۲۲/۲ کو محی الدین پور میں ہمارا دوسرا جلسہ بعد نماز مغرب و عشاء مولانا صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ مخالفین کی طرف سے اشتعال انگیزی اور فتنے کا خدشہ تھا۔ الحمد للہ کہ پولیس کی بروقت مداخلت سے وہ اپنے ارادوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر صاحب جلسہ نے احمدیت کی مخالفت کے باوجود اسے حاصل ہونے والی اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات اور حیرت انگیز کامیابیوں کا تفصیلی ذکر کیا۔

جماعت احمدیہ کٹک

سونگھڑہ سے مورخہ ۲۳ر فروری کی صبح کو روانہ ہو کر ۱/۲ ۱۲ بجے کٹک پہنچے۔ چار بجے لجنہ اماء اللہ کٹک کی طرف سے دار التبلیغ میں ایک جلسہ رکھا گیا تھا۔ جس میں ہندو اور غیر احمدی مستورات کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس جلسہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے سیرت آنحضرت صلعم کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد خاکسار شیخ عبد الحلیم نے اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ اور وید اور گیتا کے شلوک پڑھ کر اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اور امام مہدی کے ظہور کے نشانات بتائے۔ آخر میں محترم مولانا امینی صاحب نے "اسلام اور بد رسومات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد دُعا یہ جلسہ رات کے ۹ بجے ختم ہوا۔

مورخہ ۲۰/۲ کی شام کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں یوم مصلح موعودؓ کا تربیتی اجلاس مکرم مولوی امینی صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت مکرم سید رفیع احمد صاحب نے کی اور نظم سید جمیل احمد نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بتا کر اصل متن پڑھ کر سُنایا۔ دوسری تقریر خاکسار کی "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" کے موضوع پر ہوئی۔ آخر میں محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے دو گھنٹے تک تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ اور بعض ضروری امور کی طرف جماعت کی توجہ مبذول کروائی۔ مورخہ ۲۴/۲ کی دوپہر کو مکرم عبد الباسط خانصاحب قائد مجلس کٹک کے گھر میں ایک میٹنگ ہوئی۔ کافی دیر تک جماعت کی ترقی کے لئے گفتگو اور مشورے ہوتے رہے۔ واضح رہے کہ اُڑیہ زبان میں ایک رسالہ "اسلام" کے نام سے شائع کرنے کے لئے رجسٹریشن مل چکی ہے۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ بھوبنیشور

مورخہ ۲۵/۲ کی صبح ۱۰ بجے وفد بھوبنیشور پہنچا خدا کے فضل سے گورنمنٹ کی طرف سے جماعت کو ایک وسیع جگہ مل گئی ہے۔ جس پر نئی اور عالیشان مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اور کام کافی آگے پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ اسی مصروفیت کی وجہ سے جماعت کی طرف سے تبلیغی جلسہ منعقد کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ البتہ مسجد احمدیہ کے سلسلہ میں ضروری مشورہ کرنے کے لئے مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں تمام احباب جماعت شریک ہوئے۔ بعد دعا یہ میٹنگ رات ۹ بجے ختم ہوئی۔

بعد نماز مغرب مکرم سید عبید السلام صاحب کے مکان کے سامنے زیر صدارت محترم مولانا امینی صاحب ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی اور نظم مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے پڑھی۔ ازاں بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے جماعتی تربیت پر ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو ہر لحاظ سے آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

خوردہ میں شاندار تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۶/۲ کو جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے خوردہ کلب میں ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں ہندو اور عیسائی مقررین مدعو تھے۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم بلرام داس ایڈووکیٹ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولوی عبد المطلب خانصاحب صدر جماعت کیرنگ نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ جناب ونود بہاری پٹنایک مکرم مولوی شمس الحق خانصاحب معلم وقف جدید جناب فادر دیرندر کمار ساہو، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، جناب شری کرشن جبریتہ اور جناب ڈاکٹر ایس ایس داس نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت کے اس جلسہ کے منعقد کرنے کی وجہ سے خوشی کا اظہار کیا۔ اور سراہا۔

جماعت احمدیہ کرڈاپلی

مورخہ ۲۸/۲ کو مبلغین کا وفد کیرنگ سے شام کو روانہ ہو کر ۱/۲ ۹ بجے رات کرڈاپلی پہنچا۔ مورخہ ۲۹/۲ کو صبح ۱۰ بجے مسجد احمدیہ کرڈاپلی کے وسیع و عریض صحن میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت خدام الاحمدیہ کرڈاپلی کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد قائد مجلس نے خدام سمیت عہد دہرایا۔ بعدہٗ خاکسار مولوی غلام ہادی صاحب و مولوی شمس الحق صاحب نے مختصر طور پر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے خدام کو اپنے مقام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونیکی تلقین کی۔ بعد نماز ظہر و عصر آئندہ تین سال تک کیلئے جماعت کا انتخاب کروایا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء محترم مولانا امینی صاحب کی صدارت میں جماعت کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عبد العظیم صاحب، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ، مکرم شمس الحق خانصاحب معلم نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد صدر جلسہ نے تقریر فرمائی جسکا ترجمہ اُڑیہ زبان میں خاکسار نے ساتھ کے ساتھ کیا۔ کرڈاپلی میں ایک بڑے تالاب کی کھدائی کیلئے موزوں جگہ کی تلاش تھی۔ چنانچہ مکرم شیخ قمر علی صاحب دلبہرہ اور آنکے شرکاء کو تحریک کرنے پر انہوں نے دو اڑھائی ایکڑ زمین خوشی کیساتھ جماعت کو دیدی۔ جزاہم اللہ۔

جماعت احمدیہ پینکال

مورخہ ۳/۳ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت خدام الاحمدیہ پینکال کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد سرور صاحب نے خدام سمیت عہد دہرایا۔ بعدہٗ محترم مولانا امینی صاحب نے اپنے خطاب میں خدام کو ہر لحاظ سے آگے بڑھنے کیلئے تلقین کی۔ بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔ اس جلسہ کے بعد محترم صدر صاحب پینکال نے اراکین وفد کو اپنے مکان میں بلایا۔ اس نئے محلہ کا نام محترم مولوی امینی صاحب نے نصرت نگر تجویز فرمایا۔ اسکے بعد ہم ایک دوسرے نئے محلہ جسکا نام قدرت نگر رکھا گیا ہے پہنچے بعض پُرانے احمدیوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور پھر نئی مسجد میں اجتماعی دُعا ہوئی۔ شام کو مسجد احمدیہ کے سامنے محترم مولانا امینی صاحب کے زیر صدارت جماعت کا تربیتی و تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان احمد ظفر صاحب مکرم سید غلام ہادی صاحب۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم۔ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخری تقریر مولوی امینی صاحب کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں احمدیت کی ترقی اور مخالفین کی ناکامی کا ذکر کیا۔ اور بعض پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ ۲۴

۲۴ پینکال سے ۲۴ مارچ کی صبح کو اراکین وفد کٹک کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۵-۳-۸۰ میں چند گھنٹے قیام کرنے کے بعد مکرم مولانا امینی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر پوری ایکسپریس کے ذریعہ کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اڑیسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے صوبہ اُڑیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ ♦

قادیان میں جلسۂ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد — بقیہ صفحہ اوّل

بلکہ آپ ہی وہ مقدس اور مطہر وجود ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہنچایا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے افرادِ جماعت کو مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کی حیثیت سے اُن کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت آنحضرت صلعم کی بعثتِ ثانیہ ہے۔ اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل ہیں۔ لہذا آپ کا مقام بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ نے بتایا کہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہی بیعتِ اُولیٰ اور اسی سال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولادت (۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء) بہت اہم واقعات ہیں۔ اور ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض وہ اہم واقعات دلنشین رنگ میں تاریخِ احمدیت سے پڑھ کر سنائے جن سے حضور علیہ السلام کا اپنے صحابہؓ سے حسنِ سلوک۔ آپؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور غیرتِ دینی وغیرہ پہلو بہت ہی نمایاں رنگ میں واضح ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم مقام کو سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو باحسن طور نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ÷

کار کے حادثہ میں تین خدامِ احمدیت کی شہادت

اخبار الفضل مجریہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء کے ذریعہ یہ انتہائی افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۸ مارچ کو پنڈی بھٹیاں سے چھ کلومیٹر دُور کار کے ایک حادثہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے قائدِ ضلع مکرم ظاہر احمد خان صاحب۔ نائب قائدِ ضلع مکرم جواد رشید احمد خان صاحب ایڈووکیٹ اور ناظم اطفال ضلع مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دیگر دو افراد زخمی ہوئے۔ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ناظم اصلاح وارشاد ضلع و نائب قائد ماڈل ٹاؤن لاہور مکرم صداقت علی صاحب۔ اور مکرم رفیع الدین صاحب شامل ہیں — مورخہ ۸۰/۳/۹ کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں تینوں مرحومین کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب کو موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور میت کو اپنے دستِ مبارک سے لحد میں اُتارا۔ مکرم ظاہر احمد خان صاحب اور مکرم جواد رشید خان صاحب کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ ہر سہ قبروں کی تیاری کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تینوں مرحومین کی قبروں پر دعا فرمائی۔

یہ افسوسناک حادثہ ایک ٹرک سے آگے نکلنے کی کوشش میں کار کے ایک درخت سے ٹکرا جانے کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوا۔ مرحومین جماعتِ احمدیہ لاہور کے نہایت انتھک کام کرنے والے اور ہر جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والے فعّال و مخلص نوجوان تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ اللّٰھم آمین ÷

تحریکِ جدید کی مالی قربانی

ایک مخلص احمدی کو اپنے محبوب امام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد بخوبی یاد رہتا ہے کہ :-

"اِس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے، وہ تیار ہوں"

ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے بے جا شغف بھی مالی قربانی میں روک بن سکتا ہے۔ آپ کا اِخلاص اور اشاعتِ اسلام کی ضروریات مقتضی ہیں کہ آپ پہلے چندہ تحریکِ جدید دیں اور پھر ایجاداتِ حاضرہ سے جائز فوائد حاصل کریں۔

یہ اعلان بالاجناب قائدِ تحریکِ جدید ربوہ کی طرف سے ہُوا ہے۔ احباب جماعت اور عہدیدارانِ جماعت اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ تحریکِ جدید کے سالِ نو کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے۔ اور ابھی تک اکثر جماعتوں کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ جلد از جلد اپنی جماعتوں کے وعدہ جات بھجوائیں اور چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

جماعتی شیرازہ بندی کے تقاضے — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جُدا جُدا ہوں مگر آخر تم سب کا رُوحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت رُوحانی کلمات کی قدر و منزلت اور افادیت و اہمیت کو کماحقہٗ رنگ میں سمجھنے اور پھر ان کی روشنی میں جماعتی وحدت و شیرازہ بندی کے تمام تقاضوں کو بطریقِ احسن پُورا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ÷

خورشید احمد انور

نمایاں کامیابی

عزیزہ جہاں آرا اسلم بنت مکرم ڈاکٹر محمد آدم علی بیگ صاحب ایم بی بی ایس نیاگرھ اڑلیسہ نے بفضلہٖ تعالیٰ ایم اے فائنل کے امتحان میں A گریڈ حاصل کر کے یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔ مکرم ڈاکٹر ایم آدم علی بیگ صاحب نے بطور شکرانہ تعمیر لنگرخانہ کے لئے پانچ سو روپے اور تعمیر مسجد احمدیہ بھونیشور کے لئے پانچ سو روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ خیرًا۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

وِلادت

مورخہ ۲۳ مارچ ۸۰ء رات آٹھ بجے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "نبیلہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ نومولودہ کو صحت و سلامتی کی لمبی زندگی دے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ نیز صالحہ اور بلند اقبال بنائے۔ آمین۔

خاکسار: سید نصیر الدین کارکن نظارت بیت المال آمد۔ قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES.- 52325/ 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر نیڈ سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو-پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
Phone No. 76360.

علماءِ اسلام سے ایک متلاشیٔ حق کی فریاد!

میرے پاس جماعتِ احمدیہ کی پچاسوں کتابیں ہیں۔ مَیں نے سب کا بغور مطالعہ کیا ہے اُن کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے ارکانِ خمسہ (جو اسلام کی بنیاد ہیں) پر مرزا صاحب کو کلّی اتفاق ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا مقصد و منشاء اسلام کی ترقی اور دُنیا والوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وارفع شان ثابت کرنا ہے۔ جو حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (ظہور و نزول کے بعد) کام ہے۔ رہا شریعت کا سوال تو جہاں تک مَیں نے اس جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اس کے اندر کہیں بھی ایسا اشارہ نہیں ملتا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوّت کا دعویٰ کر کے کوئی نئی شریعت کی بنیاد رکھی ہو۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ قرار دیا ہو۔ جہاں تک نبوّت کی بات ہے، ان کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبی ہونے کا نہیں بلکہ اُمتی نبی ہونے کا دعویٰ تھا اور ایسی نبوّت کے ہم خود قائل ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں گے تو نبی بھی ہوں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتی بھی ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی قرآن وحدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں اور اُن احادیث نبوی کا مصداق خود کو قرار دیتے ہیں جن میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزُول اور امام مہدی کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ جو بہت حد تک میری عقل و سمجھ کے مطابق معقول معلوم ہوتی ہے۔ مَیں نے ملنے جُلنے والے کئی علماء کو یہ لٹریچر دکھایا اور اسے غلط ثابت کرنے کی درخواست کی۔ لیکن یہ کترا جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اُوپر کے علماء کو لکھیئے۔ کچھ اِداروں سے درخواست کی، لیکن جواب نہیں ملا۔

لہٰذا سوال دے کر آپ سے جواب کا منتظر ہوں۔ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا جماعت کو ناحق پر ہونا ثابت کیجئے۔ برائے مہربانی جواب مناظرانہ ڈھنگ کا نہ دیا جائے بلکہ تشفّی بخش ہو تاکہ میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جائے۔ جواب اسی کاغذ پر تحریر کریں۔ اگر اس جماعت کی تردید میں کوئی کتاب ہو تو الگ سے بھیجی جائے۔ ممنونِ احسان ہوں گا۔ اگر تشفّی بخش اس کا جواب نہ دیا گیا تو ممکن ہے کہ یہ ناچیز اس جماعت کو حق پر مان لے۔

اِس مضمون کے خط مَیں مندرجہ ذیل اِداروں اور علماء کے پاس بھیج رہا ہُوں۔

(۱) - دارالعلوم دیوبند (یو-پی)
(۲) مفتیٔ اعظم ہند - بریلی شریف۔
(۳) - امارت شرعیہ پٹنہ۔
(۴) ادارۂ شرعیہ پٹنہ۔
(۵) خانقاہ رحمانی مونگیر۔
(۶) مولانا انتخاب مدیر نعیمی مرادآباد والے۔
(۷) مولانا شاہ سراج الہدیٰ صاحب گیا۔
(۸) مفتی دارالافتاء مدرسہ حیات العلوم مرادآباد۔
(۹) مولانا محمد منظور صاحب نعمانی لکھنؤ دفتر الفرقان۔

سائل

(دستخط) غلام محمد انصاری - مقام دلیلی - تھانہ گڑھوا - ضلع پلاموں - (بہار)

Village :- DALELI

P.O. OKHARGARA (GARHWA)

Copy forwarded to Nazarit Sadr Anjuman Ahmadiyya QADIAN.

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت تعلیم کے بجٹ (مشروط بہ آمد) کی ایک مد (وظائف امدادِ کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے۔ اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیرِ تعلیم ہیں اور جن کے والدین کی حیثیت کا دائرۂ عمل محدود ہے۔ لہٰذا صاحبِ استطاعت اور مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مد کے تحت حسبِ توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ:- ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

لازمی چندہ جات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

ایک اِلہام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک جلسہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپؑ کا الہام يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کر دے گا کہ جاؤ اور چندے دو۔ اِس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بلکہ مَیں سمجھتا ہُوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ سے چار گُنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنی جماعت کے مخلصین کو مالی قربانیوں کے اعتبار سے کس قدر بلند مقام پر لے جانے کے متمنی ہیں۔ حضورؓ نے یہ درست فرمایا ہے کہ مجھے روپیہ کی فکر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب یہ سلسلہ قائم کیا ہے تو اس سلسلہ کی ترقی اور اشاعتِ اسلام کے لئے وہ اپنے فضل وکرم سے ضرور سامان کرے گا۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ مخلصینِ جماعت جن کو اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے مالی قربانیاں کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے مطابق ایسے مخلصین کے رزق اور اموال میں خیر و برکت دی جاتی ہے نیز اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنے فضلوں۔ انعامات و برکات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے اور باقاعدہ باشرح چندہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ماہ جنوری اور فروری ۱۹۸۰ء میں

ماہانہ رپورٹ ہائے کارگزاری بھجوانے والی لجنات و ناصرات

ماہ جنوری: لجنات:- قادیان - حیدرآباد - سکندرآباد - مدراس - یادگیر - بنگلور - شیموگہ - کانپور - کلکتہ - برہ پورہ - بھاگلپور - دہلی - چنتہ کنٹہ - ساگر - کیرنگ - کرڈاپلی - ارکھپٹنہ - چارکوٹ - کٹک - بھونیشور - موسیٰ بنی مائنز - سُنکرا۔

ناصرات:- قادیان - حیدرآباد - کیرنگ - چنتہ کنٹہ - شیموگہ - پنکال - کرڈاپلی۔

ماہ فروری:

لجنات:- قادیان - حیدرآباد - سکندرآباد - مدراس - یادگیر - بنگلور - شیموگہ - شاہجہانپور - کلکتہ - برہ پورہ - بھاگلپور - دہلی - ساگر - کیرنگ - پنکال - بھدرک - کرڈاپلی - بھدرواہ - سرونیا گاؤں - ارکھپٹنہ - سُنکرا - موسیٰ بنی مائنز۔

ناصرات:- قادیان - بنگلور - کیرنگ - کرڈاپلی - کلکتہ۔

اللہ تعالیٰ ان تمام لجنات اور ناصرات کی مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دعا: گزان سے مکرم جمیل احمد صاحب ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف سے شفایابی، اپنی دو گونگی بچیوں کی قوتِ گویائی اور اپنے لئے مناسب کاروبار مہیا ہونے کے لئے بزرگانِ کرام واحبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)